اس طرح بکھراؤ گیسوئے سُلوک
دہر میں بس جائے خوشبوئے سُلوک
تیرگیء گمرہی چھٹنے لگے
ایسا روشن ہو اثرؔ روئے سُلوک

خوشبوئے سُلوک

یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے کی خوشبو

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم

کے خلیفہ مجازِ بیعت

شاہین اقبال اثرؔ جونپوری

کے منتخب اشعار کا مجموعہ

تعارف

شاہین اقبال اثرؔ کی شاعری کا حاصل لوگوں کو ماضی تمنائی کے تنگ دائرے سے نکال کر مستقبل کے روشن میناروں سے روشناس کرانا اور ان کے حصول کے لئے خود سمیت ہر ایک کو عزم مصمم اور سعی پیہم کی دعوت دینا ہے............ اُس کا شیوۂ گفتار دوستانہ مگر انداز ناصحانہ ہے۔ بزم سے رزم تک اُس کے لہجے کی گونج، سننے والوں کو اپنی جانب مائل کر رہی ہے............ اس کے تازہ اور شیریں نغمے خوابیدہ ذہنوں کو بیدار کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور............ یہ سب کچھ رومیِ دوراں، مرشد کامل،

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کی تربیت و دُعا کا اثر ہے۔

''خوشبوئے سلوک'' کے یہ چند مہکتے اوراق دراصل ایک تعارف ہیں اُس ''بہارِ سلوک'' کا جس کی آمد کے ہم سب منتظر ہیں۔

حق تعالیٰ شرفِ قبول کے پھولوں سے دامنِ اثرؔ کو بھر دیں اور اُسے یونہی تمام عمر گلکاریوں میں مصروف رکھیں............ آمین

ڈھیر ساری دُعاؤں کی پتیاں نچھاور کرتا ہوا

خالد اقبال تائبؔ

۴؍ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

پیش لفظ

پیشِ نظر کتابچہ بندہ کی چند مخصوص نظموں اور اصلاحی اشعار پر مشتمل ہے۔ دراصل ایک عرصے سے بعض احباب کی یہ فرمائش تھی کہ ناچیز کے ایسے اشعار کو جو عام فہم انداز میں لکھے گئے ہیں اور بقول ان کے عوام کے لئے مفید ہیں کتابچہ کی شکل میں شائع کرنا چاہیے۔ الحمدللہ کہ احباب کے دامے، درمے سخنے معاونت کی وجہ سے کتابچہ آج ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کے جملہ معاونین کو بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کاوش کو ناچیز کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین) جن حضرات نے قطب زمانہ، رومیِ ثانی،

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

کی مجالس میں شرکت کی ہو وہ جانتے ہیں کہ حضرت اقدس اس بات کا کس قدر اہتمام فرماتے ہیں کہ آسان سے آسان اردو میں لوگوں تک بات پہنچائی جائے یہاں تک کہ بعض دفعہ کسی خادم نے کہا کہ ایک مُشت داڑھی رکھنی چاہیے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مُشت کا مطلب بتاؤ بلکہ مُٹھی کہو، اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں لہٰذا حضرت اقدس کی تعلیمات کی روشنی میں ناچیز کا نقطۂ نظر شاعری کے بارے میں یہی ہے کہ وہ اتنی آسان ہو کہ ہر خاص و عام کو سمجھ میں آسکے کیونکہ اکثر عوام کو شعراء سے یہ شکوہ رہا ہے کہ۔

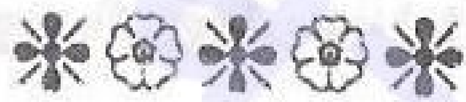
"مگر ان کا کہا یا آپ سمجھیں یا خدا سمجھے"

اور جب کوئی چیز سمجھ ہی نہ آئے تو کوئی پڑھے کیونکر، لہٰذا ناچیز نے نظیر اکبر آبادی کی پیروی کرتے ہوئے ایسے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں جو بظاہر سوقیانہ (بازاری) محسوس ہوتے ہیں مگر جس مجبوری اور ضرورت کا ذکر مندرجہ بالا عبارت میں کیا جا چکا ہے اس سے بندہ کا مقصود واضح ہے کہ ہر خاص و عام باآسانی ان اشعار کو سمجھ سکے کیونکہ سمجھنے کے بعد ہی عمل کی توقع کی جاسکتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ اشعار اگرچہ پڑھنے میں آسان محسوس ہوں مگر لکھے اتنی آسانی سے نہیں گئے ہیں، میں سچ عرض کروں کہ ان اشعار میں صرف دردِ دل ہی نہیں بلکہ میرا خونِ جگر بھی شامل ہے لہٰذا اسے سرسری انداز میں نہ پڑھیں بلکہ کسی مخلص کی فریاد سمجھ کر اس پر غور کریں اور اس کے بعد عمل کی کوشش کریں کہ یہی اس کتابچہ کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ سمیت تمام مسلمانانِ عالم کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

شاہین اقبال اثرؔ

حمدِ باری تعالیٰ

ہے مرا مشن تری جستجو تری شان جل جلالہٗ ❁ تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کو بہ کو، تری شان جل جلالہٗ
تُو شکور ہے تُو غفور ہے سو یہ عرض ترے حضور ہے ✳ میں گناہ گار ہوں بخش تُو، تری شان جل جلالہٗ
تُو کریم ہے تُو رحیم ہے تُو حلیم ہے تُو عظیم ہے ❁ تُو علیم ہے ہے خبیر تُو، تری شان جل جلالہٗ
تُو کہ پردہ رکھتا ہے عبد کا تری ستر پوشی کا واسطہ ✳ سرِ حشر رکھنا تُو آبرو، تری شان جل جلالہٗ
تجھے دیکھے بن میں فدا ہوا کہ ترے ہی در کا گدا ہوا ❁ ہے ترے فراق میں ہاؤ ہو، تری شان جل جلالہٗ
تری ذات حاصلِ کائنات ترا ذکر ہی ہے مری حیات ✳ ترا عشق ہے مری آرزو، تری شان جل جلالہٗ
نہیں فکر کی کوئی بات ہے تری ذات گر مرے ساتھ ہے ❁ بھلا کیا کرے گا مرا عدو، تری شان جل جلالہٗ
ترا پیار روح کا تزکیہ ترا وصل غیر سے تخلیہ ✳ ترا عشق، قلب کا ہے وضو، تری شان جل جلالہٗ
ہے تمنا عشق کے باب میں سرِ حشر تیری جناب میں ❁ یہ کہے آثر ترے روبرو، تری شان جل جلالہٗ



نعت شریف

نبی ﷺ کی یاد ہی سے روحِ مومن شاد ہوتی ہے ✻ نبی ﷺ کے ذکر ہی سے بزمِ دل آباد ہوتی ہے
نبی ﷺ سے عشق کا دعویٰ سر آنکھوں پر مگر اے دوست ✳ محبت کیا عمل کی قید سے آزاد ہوتی ہے
ہم ایسے خود غرض عشاق ہیں جو اپنے آقا ﷺ کی ✻ اطاعت بھول جاتے ہیں شفاعت یاد ہوتی ہے
عموماً مسخ ہو جاتی ہے عقل و فہمِ انسانی ✳ جب اندھی پیروئ آباء و اجداد ہوتی ہے
وہیں تعمیر ہوتے ہیں عماراتِ عمل اے دوست ✻ جہاں عشقِ نبی ﷺ ایمان کی بنیاد ہوتی ہے
جسے ہم اصطلاحِ شاعری میں نعت کہتے ہیں ✳ حقیقت میں دلِ بیتاب کی روداد ہوتی ہے
میں جب اشعار کہنے بیٹھتا ہوں مدحِ آقا ﷺ کے ✻ تو میری شاعری کی غیب سے امداد ہوتی ہے



تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

تُو ظاہراً تو پھول ہے ✻ پہ باطناً ببول ہے
آنکھوں میں جھونکے دُھول ہے ✻ یہ فلسفہ فضول ہے
محیر العقول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

سر پہ ترے انگریزی بال ✻ سنت سے خالی تیرے گال
سمجھا ہے تو اسے جمال ہے ✻ خام تیرا یہ خیال
صرف تیری بھول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مانا غمِ فراق ہے ✻ دُوری تجھ پہ شاق ہے
طیبہ کا اشتیاق ہے ✻ لیکن یہ کیا مذاق ہے
فساق میں شمول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

حرص و ہوس کی پیاس ہے ✻ گناہ تجھ کو راس ہے
عیسائیوں سی شکل ہے ✻ انگریز سا لباس ہے
منافقت اصول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

ناواقفِ فنا ہوا ✻ سر کِبر سے تنا ہوا
پجاریٔ انا ہوا ✻ فرعون ہے بنا ہوا
ناقابلِ قبول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مانا کہ تو شریف ہے ✻ ہر ظلم کا حریف ہے
پر دین میں ضعیف ہے ✻ حد درجہ تو نحیف ہے
اب عشق خود ملول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

مدحت سرائی خوب کر ✻ نعتیں بھی خوب لکھ مگر
کرتا ہوں قصہ مختصر ✻ گر پاس تیرے اے اثر
حُسنِ عمل کا پھول ہے
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

ہوتی ہے ہر برائی مبدّل بھلائی سے
ہوتے ہیں مومنین سبھی بھائی بھائی سے
کرتے ہیں اجتناب نمازی لڑائی سے
آپس میں خوب شیر و شکر آشنائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

خود فائدہ نماز کا دیکھا کریں گے آپ
دل سے ہر اِک گناہ سے توبہ کریں گے آپ
ہم کتنے ناسپاس ہیں سوچا کریں گے آپ
ہوگا نہ ارتکابِ معاصی ڈھٹائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

محفوظ ہوگی آتشِ دوزخ سے جان بھی
از خود ہی احتراز کرے گی زبان بھی
آنکھیں رکیں گی فحش سے کانوں سے کان بھی
چغلی سے غیبتوں سے لگائی بجھائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

پائیں گے جب نماز میں ہی قلب کا سُرور
دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ از خود رہیں گے دُور
عصیاں میں دل کو موت نظر آئے گی ضرور
ٹی وی سے وی سی آر سے ہر بے حیائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

ذاتِ خدائے پاک جب اپنا بنائے گی
پھر رفتہ رفتہ خود ہی کراہت سی آئے گی
دُنیائے بے ثبات سے دل کو اُٹھائے گی
ڈاکے سے لوٹ مار سے جھگڑے لڑائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

شیطان اور نفس کے خادم نہ ہوں گے آپ
غصے کے باوجود بھی ظالم نہ ہوں گے آپ
جذباتی فیصلوں پہ بھی نادم نہ ہوں گے آپ
بیوی کی اور بچوں کی بے جا پٹائی سے

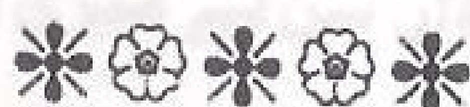
بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

دربارِ ایزدی میں جو سر کو جھکائیں گے
رشوت نہ لیں گے سود بھی ہرگز نہ کھائیں گے
پھر پیٹ میں حرام کے لقمے نہ جائیں گے
خود ہوں گے دُور شبہ و شک کی کمائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے

بیوی نہ اپنے جیٹھ سے باتیں بنائے گی
پھر میری ماؤں بہنوں کو بھی شرم آئے گی
بہنوئی کو نہ سالی کبھی منہ دکھائے گی
نامحرموں کے سامنے جلوہ نمائی سے

بیشک نماز روکتی ہے ہر بُرائی سے



مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

اب سیرت و کردار کو سُنّت سے سجاؤ ❁ کفار کے ملعون طریقوں کو مٹاؤ
اللہ کے پیاروں کی طرح شکل بناؤ ❁ پیغام، نبوت کا یہ اُمّت کو سُناؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

مانا کہ ہے سرکار ﷺ کی الفت ترے دل میں ❁ ہے موجزن آقا ﷺ کی محبت ترے دل میں
پر اتنی بھی ہوتی نہیں ہمت ترے دل میں ❁ چہرے پہ ذرا سُنّتِ آقا ﷺ کو سجاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

محروم یہاں باغباں پھل سے بھی بہت ہیں ❁ نعرے بھی کوئی کم نہیں جلسے بھی بہت ہیں
پر دُور ابھی لوگ عمل سے بھی بہت ہیں ❁ اب پیروئ آقا ﷺ کی تحریک چلاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

کہہ دو شہِ بطحا کے گدا ہو کہ نہیں ہو ❁ سرکارِ دو عالم ﷺ پہ فدا ہو کہ نہیں ہو
تم عاشق محبوبِ خدا ہو کہ نہیں ہو ❁ گر ہو، تو زمانے کو بھی خاطر میں نہ لاؤ

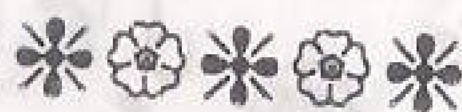
مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

میں جانتا ہوں عشقِ نبی ہے ترے دل میں ❁ سرکارِ ﷺ کی آمد کی خوشی ہے ترے دل میں
ہاں عشق کی اک آگ لگی ہے ترے دل میں ❁ اِس آگ کو ظاہر کرو دُنیا کو دِکھاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ

مانا کہ بسر مدح میں راتیں تو بہت کیں ❁ تخلیق آثر تم نے بھی نعتیں تو بہت کیں
اِس بابِ رہِ عشق میں باتیں تو بہت کیں ❁ اب سُنّتِ آقا ﷺ پہ عمل کر کے دکھاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ



آج کے نوجواں سُن لے میری فغاں

سُوئے دشت و دمن تارکِ سائباں
کیوں تجھے راس آئی ہے فصلِ خزاں
تُو چلا ہے کہاں چھوڑ کر گلستاں
تُو جدھر ہے رواں خار ہیں بس وہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

بال انگریز جیسے کٹائے ہوئے
اور داڑھی کو بالکل منڈائے ہوئے
مونچھ حد سے زیادہ بڑھائے ہوئے
کیا مسلمان کے ہے یہ شایانِ شاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

تُو حسینوں کے چکر میں پھرتا ہے کیوں
تجھ کو برباد کر دے گا تیرا جُنوں
تجھ کو ہرگز ملے گا نہ اِس میں سکوں
ہے ترے سامنے ذِلتوں کا کنواں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

تُو جو ساماں کرتا ہے کل کے لئے
کچھ رکھا بھی ہے وقتِ اجل کے لئے
یہ بھی سوچا کبھی ایک پَل کے لئے
یا فقط پیاس اور یاس و محرومیاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

میں نے مانا ابھی تُو معمر نہیں
دارِ فانی ہے رستہ کوئی گھر نہیں
موت کا وقت لیکن مقرر نہیں
تُو مسافر ہے دُنیا ہے اِک سائباں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

اُونچے اُونچے محل جو بنائے ہیں یہ
ہرگز اپنے نہیں ہیں پرائے ہیں یہ
گھر نہیں در حقیقت سرائے ہیں یہ
بعد تیرے کوئی اور ہوگا یہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

وقت ٹی وی بنا پاس ہوتا نہیں
تجھ کو غفلت کا احساس ہوتا نہیں
دُور سَر سے یہ خنّاس ہوتا نہیں
کہیں ایسا نہ ہو پھٹ پڑے آسماں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

میں نے مانا کہ گانوں میں بھی ہے کشش
پر بتا کچھ اذانوں میں بھی ہے کشش
عاشقی کے فسانوں میں بھی ہے کشش
تجھ کو آواز دیتا ہے ربِّ جہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

تجھ کو شاید کہ یہ بات معلوم ہے
ٹخنے ڈھکنا شریعت میں مذموم ہے
نظرِ رحمت سے وہ شخص محروم ہے
جس کے ٹخنے رہیں پائنچوں سے نہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

داڑھی رکھنا یہ مانا ہے مشکل مگر
روزِ محشر یہ آقا ﷺ نے پوچھا اگر
میری صورت میں کیا نقص آیا نظر
کیا کہے گا جواباً بتا تُو وہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

تُو جو حِیلہ بناتا ہے حالات کا
میں تو قائل نہیں اِن خیالات کا
تجھ کو شاید کہ ہے علم اِس بات کا
اہلِ دل خود بناتے ہیں اپنا جہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

کرتا دُنیا کی ہر بات میں پہل ہے
دین کی بات آئے تو نا اہل ہے
کارِ دُنیا ترے واسطے سہل ہے
اتباعِ شریعت ہے بارِ گراں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

یہ بجا ہے کہ ابلیس مرذود ہے
وہ مگر وسوسوں تک ہی محدود ہے
اور ترے پاس تو عقل موجود ہے
تیرے اندر ہے ادراکِ سُود و زِیاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

اُمت مسلمہ پہ تو بن آئی ہے
اور تُو گیند بلے کا شیدائی ہے
تجھ پہ کیوں اِس قدر بے حسی چھائی ہے
کیوں نہیں لیتا ہاتھوں میں تیر و کماں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

راہِ سنت پہ چلنے کی کوشش تو کر
زیست کا رخ بدلنے کی کوشش تو کر
گر رہا ہے سنبھلنے کی کوشش تو کر
تیری محنت نہیں جائے گی رائیگاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

میں بتاؤں تری خستہ حالی کا حل
نفس و شیطان کے جال سے اب نکل
چھوڑ کانٹوں کا ماحول گلشن کو چل
لطف دونوں جہانوں کا پائے جہاں

آج کے نوجواں سن لے میری فغاں

رشوت بھی ہے حلال کمائی کے ساتھ ساتھ

اچھائی کر رہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ ❀ کھاتے ہیں زہر بھی وہ دوائی کے ساتھ ساتھ
قطرہ ملا شراب کا زمزم کے حوض میں * رشوت بھی ہے حلال کمائی کے ساتھ ساتھ
دیتے ہیں وہ زکوٰۃ بھی لیتے ہیں سود بھی ❀ مکھی نِگل رہے ہیں ملائی کے ساتھ ساتھ
غیبت بھی چغلیاں بھی ہیں گالی گلوچ بھی * روزہ نماز و ذِکر و بھلائی کے ساتھ ساتھ
مسلم ہیں اور باعثِ ایذائے مسلمیں ❀ مومن بھی ہیں لگائی بجھائی کے ساتھ ساتھ
تعلیمِ نو کہ موت ہے اخلاقیات کی * ہے مِکس گیدرنگ پڑھائی کے ساتھ ساتھ
دیتے ہیں اپنی عقل سے حکمِ خدا میں دخل ❀ رہزن بھی ہیں وہ راہ نمائی کے ساتھ ساتھ
ہے آج بھی ہماری غلامانہ ذہنیت * وہ قید کر گیا ہے رہائی کے ساتھ ساتھ
چادر تو اوڑھ لی ہے مگر چہرہ ہے کُھلا ❀ پردہ بھی ہے تو جلوہ نمائی کے ساتھ ساتھ
حُسنِ عمل نہیں ہے مگر حُسنِ ظن بہت * اُمیدِ مغفرت ہے ڈھٹائی کے ساتھ ساتھ
گر دل ہے پاک تیرا تو آنکھیں خراب کیوں ❀ کیوں گندگی ہے اتنی صفائی کے ساتھ ساتھ
پوشیدہ پند و وعظ ہیں طنز و مزاح میں * مرچیں کھلا رہا ہوں مٹھائی کے ساتھ ساتھ
پیشہ وروں کے بینک اکاؤنٹس ہیں اثرؔ ❀ شاہی بھی چل رہی ہے گدائی کے ساتھ ساتھ

اجتنابِ معصیت کا آج وعدہ کیجئے

صرف کانوں ہی تلک مت استفادہ کیجئے ✹ زندگی تبدیل کرنے کا ارادہ کیجئے
کب تلک تاخیر آخر نفس کی اصلاح میں ❀ اجتنابِ معصیت کا آج وعدہ کیجئے
کھائیے کم آپ طاقت کے لئے کُشتے مگر ✹ زہر سے پرہیز کی کوشش زیادہ کیجئے
کارِ دُنیا میں تو بے شک رشکِ شیرِ نر ہیں آپ ❀ راہِ حق میں خود کو کیوں روباہِ مادہ کیجئے
منزلِ مقصود بھی مل جائے گی لیکن اثرؔ ✹ آپ پہلے راہ چلنے کا ارادہ کیجئے
جبکہ اہل اللہ سی صورت بنالی آپ نے ❀ اے اثرؔ بدنام مت اُن کا لبادہ کیجئے

❀*❀*❀

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

مرا باطن معطر کر دیا ہے عطرِ طاعت نے ❁ مرا ظاہر منور کر دیا ہے نورِ سنت نے
مرا جینا مکیف کر دیا جامِ شریعت نے ❁ غرض دُنیا سے بددل کر دیا ہے شوقِ جنت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

خدا کی رحمتوں کا ابر چھایا تو ہوا معلوم ❁ کیا جب عشق شاہِ دیں ﷺ نے سایہ تو ہوا معلوم
جنیدِ وقت کی صحبت میں آیا تو ہوا معلوم ❁ اثر اپنا دکھایا ہے دُعائے استقامت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

اِدھر رخسار کو آقا ﷺ کی سنت سے سجایا ہے ❁ اُدھر شلوار کو بھی ٹخنے سے اُوپر اُٹھایا ہے
یہ حُلیہ میں نے آقا ﷺ کی محبت میں بنایا ہے ❁ کِیا ہے دل کو پاکیزہ نگاہوں کی حفاظت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

سِوائے حکم کی تعمیل کے میں اور کیا کرتا ❁ خدا کے حکم میں بندوں سے کیوں کر مشورہ کرتا
کوئی ہوتا اگر ناراض تو بے شک ہوا کرتا ❁ کِیا ہے بے نیازِ رنج و راحت عشقِ سنت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

میں کیونکر برق کی زد میں خود اپنا آشیاں رکھتا ❁ زباں رکھتے ہوئے بھی خود کو کب تک بے زباں رکھتا
کہاں تک دردِ عشقِ حق کو سینے میں نہاں رکھتا ❁ شکستِ فاش پھر کھائی ہے طوفانِ ملامت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

بھلا برداشت کب تک سیرت و کردار میں خامی ❁ کہاں تک مصلحت اندیشی کب تک خوفِ الزامی
"کہاں تک ضبطِ بیتابی کہاں تک پاسِ بدنامی" ❁ سنبھلنے کا مجھے موقع دیا ہے میری قسمت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

نہ میں نے دیکھا دُنیا کو نہ میں نے دل کی پروا کی ❁ زہے قسمت ہوئی تعمیل مجھ سے حکمِ مولیٰ کی
مرا چہرہ گواہی دے رہا ہے عشقِ آقا ﷺ کی ❁ مری سیرت کو بخشی ہے جِلا خود میری صورت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے




کسی کے ہنسنے سے اور مسکرانے سے نہیں ڈرتا
خدا کا خوف غالب ہے زمانے سے نہیں ڈرتا
نبی پاک ﷺ سی صورت بنانے سے نہیں ڈرتا
کہ مجھ کو زندگی بخشی ہے پھر شوقِ شہادت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

اب اپنی زندگی کا رخ خدا کی سمت موڑوں گا
کبھی میں سرورِ عالم ﷺ کی سنت کو نہ توڑوں گا
کوئی کچھ بھی کہے پر دامنِ آقا ﷺ نہ چھوڑوں گا
مجھے یہ حوصلہ بخشا ہے اُمید شفاعت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

میں آخر کب تلک ماحول کے زیرِ اثر رہتا
شجر ہوتے ہوئے بھی کب تلک میں بے ثمر رہتا
خدا کا بندہ ہو کر غیر کا دستِ نگر رہتا
لیا ہے امتحاں میرا اثرؔ خود میری جرأت نے

مجھے مجبور کر ڈالا ہے آقا ﷺ کی محبت نے

جو جان لڑا دے گا وہ جان چھڑا لے گا

جو خود کو محبت میں دیوانہ بنا لے گا
عشاق یہ کہتے ہیں محبوب کو پا لے گا
ایماں کی حلاوت کو وہ قلب میں پا لے گا
دُنیا کے حسینوں سے نظریں جو بچا لے گا
شیطاں سے لڑائی میں اور نفس سے کشتی میں
جو جان لڑا دے گا وہ جان چھڑا لے گا
چھوڑے گا جو بد نظری غیبت وہ کرے گا کیوں
جو بھینس اُٹھا لے گا بکری بھی اُٹھا لے گا
گمراہ پھرے گا وہ حسرت کی وادی میں
نیکی کے ارادوں کو جو کل پر ٹالے گا
کل آتشِ دوزخ سے محفوظ رہے گا وہ
اشکوں کے سمندر میں جو آج نہا لے گا
جو بیٹھا رہے گا وہ رہ جائے گا بیٹھا ہی
جو راہ چلے گا وہ منزل کو جا لے گا
طفلِ رہِ مولیٰ تُو چلنے کی تو کوشش کر
گرنے جو لگے گا تو وہ بڑھ کے اُٹھا لے گا
اوروں کو بُرا کہنا یہ خود ہی بُرائی ہے
چھینٹوں سے بچے گا کیوں کیچڑ جو اُچھالے گا
نظریں جو اُٹھائے گا تڑپائے گا وہ دل کو
نظریں جو جُھکا لے گا وہ دل کا مزہ لے گا





ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا

مجھ کو بے شک نصیحت کا کچھ حق نہ تھا ✿ پر میں جذبات کو اپنے کرتا بھی کیا
میں بھی بیٹا ہوں یا بھائی ہوں آپ کا ✿ میری باتوں کا ہرگز نہ مانیں بُرا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

ہم پہ احسان ہے کس قدر دین کا ✿ اُس کے احکام اُس کے قوانین کا
یہ ہے دراصل زیور خواتین کا ✿ جس کو ہم نے بنایا ہے اِک مسئلہ

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

جو مقام عورتوں کا ہے اسلام میں ✿ ہو نہیں سکتا مغرب کی اقوام میں
وہ تو آگے ہیں غیرت کے نیلام میں ✿ ہم یہ سوچیں کہ آخر ہمیں کیا ہُوا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

بیٹیاں جو کہ پھرتی ہیں یوں بے نقاب ✿ سر پہ ماں باپ کے بھی ہے اِس کا عذاب
کیوں نہ تم نے دیا ان کو درسِ حجاب ✿ روزِ محشر یہ پوچھے گا ان سے خدا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

یہ جو کالج کی مخلوط تعلیم ہے ✿ درحقیقت یہ محتاجِ ترمیم ہے
یہ خلافِ تقاضائے تکریم ہے ✿ غیر محرم کا ہو آمنا سامنا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

جس میں پھنس کر ہمارا بُرا حال ہے ✿ درحقیقت یہی مغربی جال ہے
جس سے غیرت مسلماں کی پامال ہے ✿ کھیل سارا ہے یہ سوچا سمجھا ہُوا

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

میں نہیں جانتا روسی آواز کو ❁ میں نہیں مانتا مغربی ساز کو
اُس نے کیوں حکم پردے کا ہم کو دیا ❁ کوئی سمجھے تو اسلام کے راز کو

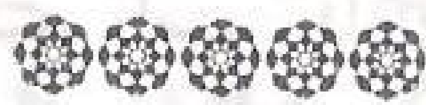
ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

اِس صدی کا تقاضا بھی کچھ اور ہے ❁ میں نے مانا ترقی کا یہ دَور ہے
کیا ترقی میں مانع ہے شرم و حیا ❁ پر یہ نکتہ بھی تو قابلِ غور ہے

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

اس میں کچھ شک نہیں دل بھی شفاف ہے ❁ مجھ کو تسلیم نیت بہت صاف ہے
حکم قرآن کا ہم نے رد کر دیا ❁ پر یہ خود ہی کہیں کیا یہ انصاف ہے

ماؤں بہنوں سے ہے یہ میری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا



کوئی تو اِس میں پوشیدہ ہے حکمت
یہ جو نظریں جُھکائی جا رہی ہیں
وہاں دیکھیں گے جا کر ان کا جلوہ
یہاں آنکھیں بنائی جا رہی ہیں



امی امی پردہ کرلیں

جب اسکول سے پڑھ کر آئی ✳ کھائی پہلے دودھ ملائی
جان میں اس کے جان جب آئی ✳ ننھی اسما یوں چلّائی
امی امی پردہ کرلیں
نیکی سے اب دامن بھرلیں

امی نے حیرت سے پوچھا ✳ یہ سب تم نے کس سے سیکھا
نا کچھ سوچا نا کچھ سمجھا ✳ بس آتے ہی شور مچایا
امی امی پردہ کرلیں
نیکی سے اب دامن بھرلیں

ننھی اسما فوراً بولی ✳ کہتی ہے میری ہمجولی
جس نے زلف اور مورت کھولی ✳ اُس نے نارِ دوزخ مولی
امی امی پردہ کرلیں
نیکی سے اب دامن بھرلیں

میری مِس بھی یہ کہتی ہیں ✳ عریانی میں جو بہتی ہیں
ظلم وہ جانوں پر سہتی ہیں ✳ باپردہ ہی خوش رہتی ہیں
امی امی پردہ کرلیں
نیکی سے اب دامن بھرلیں

بندے جب چل کر آئیں گے ✳ رب بھی اعانت فرمائیں گے
نانا بھی تحفہ لائیں گے ✳ ابو بھی خوش ہوجائیں گے
امی امی پردہ کرلیں
نیکی سے اب دامن بھرلیں

فیشن کب تک زینت کب تک ✳ راہ میں رُلتی عصمت کب تک
خطرے میں اب عفت کب تک ✳ غیر کے بس میں غیرت کب تک
امی امی پردہ کرلیں
نیکی سے اب دامن بھرلیں

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

خدا کو بھول کر ساری خدائی
لگی حرص و ہوس ایسی بھائی
ہے زر کے واسطے ہی آشنائی
اِسی کے واسطے ہر سُو لڑائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہ حُبِّ مال ہی کا ہے نتیجہ
لڑیں آپس میں چاچا اور بھتیجا
بس اب خاموشی سے یہ زہر پی جا
وگرنہ کُھل نہ جائے پارسائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہی بنتا ہے اکثر وجہِ خامی
کدورت دل میں پیدا ہو دوامی
لڑیں زر کے لئے ماموں سے مامی
رکھیں آپس میں رنجش بھائی بھائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

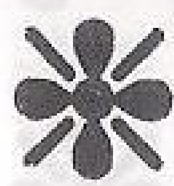
کرے جو خود کو ہی اس کے حوالے
تو اُس کی جاں کے بھی پڑتے ہیں لالے
کمالے لاکھ تُو دُنیا کمالے
یقینی ہے مگر اس کی جدائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کبھی بیمہ کرا کر مال لے لیں
کبھی لیں لون اور تکلیف جھیلیں
پرائز بانڈ کا جُوا بھی کھیلیں
کریں اس کے لئے سودی کمائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کوئی تو دل دُکھا کر مال لے لے
کوئی نظریں بچا کر مال لے لے
کوئی خنجر دکھا کر مال لے لے
اِسی خاطر ہے قتل و خوں لڑائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

مساجد کا بنانا غیر ممکن
مدارس میں لگانا غیر ممکن
کسی کے کام آنا غیر ممکن
کہ رکھیں جمع کر کے پائی پائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

اگرچہ عمر ہے اَسّی برس کی
مگر علّت لگی ایسی ہوس کی
کہ ہر دَم فکر مائنس پلس کی
اجل بھی دیکھ کر کے مسکرائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کبھی غیروں سے بھی یہ جوڑ ڈالے

کبھی اپنوں سے بھی رخ موڑ ڈالے
یہ رشتے خون کے بھی توڑ ڈالے
کرائے باپ ماں تک سے لڑائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

پدر یوں بھی پسر کا حق اُڑا لے

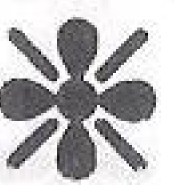
کہ کردے عاق اور گھر سے نکالے
بہن کا بھی کوئی ترکہ دبا لے
گنوائے عقبیٰ کی ساری کمائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

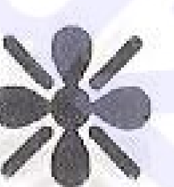
کوئی زر کے لئے جھٹ بیچ ڈالے

کوئی تو ملک و ملت بیچ ڈالے
کوئی کم بخت عزت بیچ ڈالے
کہ پھیلائے جہاں میں بے حیائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

آخر اِک اور پہلو بھی ہے اِس کا

نہیں آیا ہے اب تک ذِکر جس کا
مگر اتنا بڑا ہے قلب کس کا
کہ پائے اِس کی چاہت سے رہائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

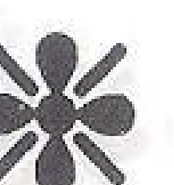
ہو استعمال اِس کا راہِ دیں میں

خدا کا دین غالب ہو زمیں میں
نگاہِ رحمۃ اللعالمیں ﷺ میں
ہے ایسا زر بھلائی ہی بھلائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

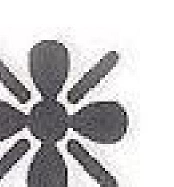
اگر گاڑی کی نعمت ہے مہیا

گھمائیں سمتِ اہلِ دل کو پہیا
کرائیں اپنی گر اصلاح بھیا
نہیں ہے ایسی دولت میں بُرائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کسی مسکین کو کھانا کھلا دیں

کسی کی بیٹی کی شادی کرا دیں
کسی کا قرض ہو اُس کو چکا دیں
کریں یوں ڈوبتوں کی ناخدائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

مساجد میں مدارس میں لگائیں

غریبوں بے کسوں کے کام آئیں
محلِ خُلدِ بریں میں یوں بنائیں
کریں دونوں جہانوں کی کمائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا

میں حکمِ عدوئے خدا کر نہیں سکتا
عصیاں کی غلاظت کو غذا کر نہیں سکتا
یوں نامۂ اعمال سیہ کر نہیں سکتا
گو حقِ عبادت تو ادا کر نہیں سکتا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

بازار بھی جاؤں گا دُکاں پر بھی رہوں گا
حق جس کو سمجھتا ہوں وہی بات کہوں گا
میں دوشِ زمانہ پہ کبھی بار نہ ہوں گا
تکلیف جو اِس راہ میں آئے گی سہوں گا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

ہے سب سے بڑا دوستو مولیٰ کا سہارا
بِن اُس کی رضا کیسے ہو مومن کا گذارا
وہ روٹھ گیا گر تو نہیں کوئی ہمارا
نقصان کروڑوں کا بھی کرلوں گا گوارا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

الفاظ مرے پاس سہانے بھی ہیں لیکن
بے مثل کہانی بھی فسانے بھی ہیں لیکن
اعذار ہزاروں ہیں بہانے بھی ہیں لیکن
مانا مجھے اوقات بچانے بھی ہیں لیکن

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

افکارِ زماں، فکرِ مکاں اپنی جگہ پر
مِل اپنی جگہ پر ہے دُکاں اپنی جگہ پر
اسباب و علل سُود و زیاں اپنی جگہ پر
مصروفیتِ کارِ جہاں اپنی جگہ پر

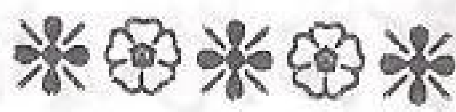
لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

جس دل کو لگا ذِکر و عبادت کا مزہ ہو
خود کہیئے بھلا کیسے وہ مائل بہ خطا ہو
جس قلب میں موجود اثر خوفِ خدا ہو
ناراض ہو افسر کہ مِرا سیٹھ خفا ہو

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

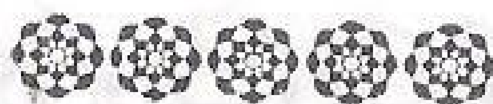
روحانی بیوٹی پارلر

اہلِ تقویٰ کی صورت بنا لیجئے ❋ نورِ سنت سے چہرہ سجا لیجئے
روزِ محشر شفاعت سے محروم ہوں ❀ اپنی مونچھیں نہ اتنی بڑھا لیجئے
بال سر پر نہ انگریزی رکھئے جناب ❋ اس کو سنت سمجھ کر کٹا لیجئے
ٹخنے ڈھکنا گناہِ کبیرہ ہے جی ❀ اپنی شلوار اُوپر اُٹھا لیجئے
ہو اگر غیر محرم مقابل کوئی ❋ اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے
دل بھی گندے خیالات سے پاک ہو ❀ اپنے مولا کو دل میں بسا لیجئے
اپنے کانوں سے گانے نہ سنئے کبھی ❋ اِن کو قہرِ خدا سے بچا لیجئے
اپنے قابو میں رکھیئے خود اپنی زباں ❀ اِس سے مت کام بے فائدہ لیجئے
اشک جاری نہیں ہوں اگر آنکھ سے ❋ رونے والوں کی صورت بنا لیجئے
پڑھ کے دو رکعتیں آپ حاجات کی ❀ اپنے مولا کو رو کر منا لیجئے
جن کی رحمت کے ہیں آپ اُمیدوار ❋ اُن کے پیاروں کی صورت بنا لیجئے
اے اثر قربِ حق چاہیے تو جگہ ❀ اہلِ تقویٰ کے دل میں بنا لیجئے



تباہیءِ مُسلم

میں کیا بتاؤں دوستو عالَم میں چار سُو
یوں ہی نہیں تباہیء مُسلم کی دُھوم ہے
مسجد میں ایک صف بھی مکمل نہیں مگر
بازار جا کے دیکھیئے کتنا ہجوم ہے



ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں

قرآں پڑھ کر گھر جب آیا ✽ ابّو کو بھی گھر پر پایا
اُچھلا کُودا رویا گایا ✽ پھر مُنّے نے شعر سُنایا

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

قاری صاحب نے فرمایا ✽ داڑھی کو واجب بتلایا
پیار محبت سے سمجھایا ✽ پھر ہم کو یہ شعر سِکھایا

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

وقت ہو ضائع خرچ ہوں پیسے ✽ داڑھی منڈائیں اچھے ویسے
میں بتلاؤں بات یہ کیسے ✽ لگتے ہیں آپ امّی جیسے

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

پیارے آقا ﷺ جیسی سیرت ✽ پیارے آقا ﷺ جیسی صورت
ملتی ہے داڑھی سے عزت ✽ کرلیں ہمت کرلیں ہمت

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

زندہ جب یہ سنت ہوگی ✽ رحمت ہوگی برکت ہوگی
عقبیٰ میں بھی شفاعت ہوگی ✽ دُنیا میں بھی عزت ہوگی

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

داڑھی وجہ بخشائش ہے ✽ مومن کی یہ آزمائش ہے
دادی کی بھی یہ خواہش ہے ✽ امّی کی بھی فرمائش ہے

ابّو ابّو داڑھی رکھ لیں
ذائقہ سُنّت کا بھی چکھ لیں

✽✽✽✽✽

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

دم اغیار کا بھرتا ہوں ❋ چاہِ سیہ میں اُترتا ہوں
حسنِ بُتاں پر مرتا ہوں ❋ خوب گناہ بھی کرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

دل مت پوچھو کیسا ہے ❋ جیب میں میرے پیسہ ہے
چہرہ غیروں جیسا ہے ❋ عشق نبی ﷺ سے کرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

بن بیٹھا ہوں عیدِ ھوا ❋ ظاہر کا ہے حال بُرا
باطن کا حافظ ہے خدا ❋ اب تو بطن ہی بھرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

سوچتا ہوں میں ذکر کروں ❋ عقبیٰ کی کچھ فکر کروں
پر اس کا کیا ذکر کروں ❋ ہاتھ پہ ہاتھ ہی دھرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

ٹی وی ہے میرے گھر پر ❋ بارِ گناہ بھی ہے سر پر
جھکتا ہوں غیروں کے دَر پر ❋ غیر خدا پر مرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

روز و شب عصیاں میں مست ❋ سوچ بلند اور ہمت پست
تھا جو رب سے عہدِ اَلست ❋ اس سے گرچہ مُکرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

قصے جیسے تیسے بھی ❋ حیلے ایسے ویسے بھی
کام ہیں میرے جیسے بھی ❋ پھر بھی بات یہ کرتا ہوں
میں اللہ سے ڈرتا ہوں

❋❋❋

نماز فجر میں اٹھا نہیں جاتا

اثر اوّل تو آدھی رات تک سویا نہیں جاتا
جو سو جائیں تو قبل از چاشت پھر جاگا نہیں جاتا
جو گرمی ہو تو بستر دیر تک چھوڑا نہیں جاتا
جو سردی ہو تو پھر کمبل سے ہی نکلا نہیں جاتا
جبھی اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

وظیفہ گر بتادیں تو پڑھا کیا کیا نہیں جاتا
اگر لکھنے پہ آجائیں تو کیا لکھا نہیں جاتا
برائی کا تو کوئی کام بھی دیکھا نہیں جاتا
کبھی ضائع، کوئی موقع، بھلائی کا نہیں جاتا
مگر اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

نہ ہرگز نیک کاموں میں کبھی تاخیر کرتے ہیں
مساجد اور مدارس شہر میں تعمیر کرتے ہیں
وہ اصلاحی مضامیں روز و شب تحریر کرتے ہیں
ہے طُرّہ یہ کہ شب کو دیر تک تقریر کرتے ہیں
مگر اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

اُنہیں تسلیم ہے محفوظ یوں نسبت نہیں رہتی
قضائے فجر سے اللہ کی قربت نہیں رہتی
بجا ہے دن ڈھلے تک نیند سے صحت نہیں رہتی
وہ یہ بھی جانتے ہیں رزق میں برکت نہیں رہتی
مگر اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

سفر درپیش ہو اُن کو تو قبل از فجر اُٹھ جائیں
اگر ہو میچ کرکٹ کا تو شب بیداری فرمائیں
جو ہوسکوں کی جھنکاریں پلک تک بھی نہ جھپکائیں
بُلائے دوست گر کوئی تو آدھی رات کو جائیں
مگر اُن سے نمازِ فجر میں اُٹھا نہیں جاتا

******

کھیں مشرق کو لے ڈوبے نہ مغرب

جو پردے سے رہائی دے رہا ہے
وہ درسِ بے حیائی دے رہا ہے
کہیں مشرق کو لے ڈوبے نہ مغرب
مجھے ایسا دِکھائی دے رہا ہے

روحانی طبیبوں سے دوا کیوں نہیں لیتے

ایماں کی حلاوت کا مزہ کیوں نہیں لیتے ✳ سڑکوں پہ نگاہوں کو جھکا کیوں نہیں لیتے
کوّے تو نہیں ہو، کہ ہو مرغوب غلاظت ✳ تم ہنس ہو موتی کی غذا کیوں نہیں لیتے
کرتے ہو معاصی کے مرض کو نظر انداز ✳ روحانی طبیبوں سے دوا کیوں نہیں لیتے
ہر بے کس و مجبور کی کرتے ہو خوشامد ✳ اِک صاحبِ قدرت کو منا کیوں نہیں لیتے
سرکار ﷺ کی صورت سے اگر پیار ہے تم کو ✳ رخسار پہ سُنّت کو سجا کیوں نہیں لیتے
کیوں مسٹر و مُلّا کے ہو مابین مرے دوست ✳ داڑھی کو تم اِک مُشت بڑھا کیوں نہیں لیتے
کہتے ہو مرضِ کبر کا جب تم میں نہیں پھر ✳ شلوار کو ٹخنے سے اُٹھا کیوں نہیں لیتے
انسانی شرافت کا اگر پاس ہے تم کو ✳ نفسانی اُمنگوں کو دبا کیوں نہیں لیتے
کب تک تم اُٹھاؤ گے یہ غیرت کا جنازہ ✳ ٹی وی کا جنازہ ہی اُٹھا کیوں نہیں لیتے
ہیں داغ جو عصیاں کے اثر دامنِ دل پر ✳ اشکوں کے سمندر میں نہا کیوں نہیں لیتے

سُنّت کا نور

سُنّت کا ترے رخ پہ اگر نور نہیں ہے ✿ محبوب ﷺ کو یہ عاشقی منظور نہیں ہے
کس منہ سے کیا کرتا ہے دعوئ ِ غلامی ✳ آقا ﷺ کی محبت سے جو مجبور نہیں ہے
باطن میں نہیں پائے گا تو عشق کی رونق ✿ ظاہر ترا سُنّت سے جو معمور نہیں ہے
تُو خوش نہیں کرتا ہے جو سرکار ﷺ کے دل کو ✳ جب ہی تو ترا قلب بھی مسرور نہیں ہے
غفار کو ناراض جو کرتا ہے مسلسل ✿ ہے اِس کی علامت کہ وہ مغفور نہیں ہے
محفوظ وہ عصیاں سے بھلا کیسے رہے گا ✳ جو جائے معاصی ہی سے مفرور نہیں ہے

طریق الاولیا

طریق الاولیاء ہے یہ ولایت کی نشانی ہے ✻ محبت بانٹنا اہلِ محبت کی نشانی ہے

ستم سہہ کر کرم کرنا کرامت کی نشانی ہے ✻ ہلاکو سا عمل کرنا ہلاکت کی نشانی ہے

مقابل شیخ کے بے باک ہو جانا نہیں اچھا ✻ ترا مرعوب ہو جانا ہی عظمت کی نشانی ہے

پسِ پردہ نظر آتا ہے ہر ہر شے میں اک محبوب ✻ تمام عالم مِرے مولا کی قدرت کی نشانی ہے

کسی پر آئے غصہ جب ہے پھر یاد لاتغضب ✻ یہی مومن کا ہے مذہب یہ نسبت کی نشانی ہے

یہ ناقص عقل والی عقلِ کامل کو اُڑاتی ہیں ✻ فدا ہونا حسینوں پر حماقت کی نشانی ہے

جو قابل ہیں وہ اپنے آپ کو قابل نہیں کہتے ✻ لیاقت کا چُھپانا ہی لیاقت کی نشانی ہے

کوئی خوش قامت آئے گر تو ہو پہرہ نگاہوں پر ✻ یہی تو سب سے بڑھ کر استقامت کی نشانی ہے

نوافل اور وظائف کی جو کثرت ہے سر آنکھوں پر ✻ مگر ترکِ معاصی ہی ولایت کی نشانی ہے

میں ہر ہر سانس اپنی آرزو کا خون کرتا ہوں ✻ یہ میرے جذبہء شوقِ شہادت کی نشانی ہے

ڈسا جاتا نہیں دو بار اِک سوراخ سے مومن ✻ جو سچ پوچھو یہ مومن کی فراست کی نشانی ہے

ترا ہر ہر بیاں ایک ایک مضموں اور ہر ملفوظ ✻ فصاحت کی علامت ہے بلاغت کی نشانی ہے

جو اِک ذرّہ مثالِ مہر ہے دُنیا کی آنکھوں میں ✻ یہ شیخِ وقت کی چشمِ عنایت کی نشانی ہے

لطافت آ ہی جاتی ہے مسلسل مشق کرنے سے ✻ عبادت کا حسیں ہونا ریاضت کی نشانی ہے

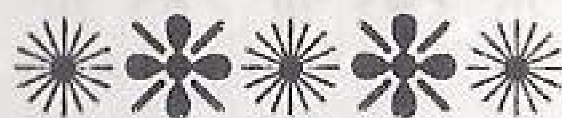
یہ گھر گھر ناچ گانے ڈش یہ ٹی وی اور وی سی آر ✻ یہ فحاشی یہ عریانی قیامت کی نشانی ہے

کسی کا تذکرہ ہو پیٹھ پیچھے اور بُرائی سے ✻ شریعت کی کسوٹی پر یہ غیبت کی نشانی ہے

جلیسِ اہلِ دل کے حق میں فرمایا ہے لایشقٰی ✻ سو اہل اللہ کی قربت سعادت کی نشانی ہے

طریقت زندقہ ہے گر نہ ہو تابع شریعت کے ✻ رہِ سُنّت پہ چلنا اہلِ سُنّت کی نشانی ہے

اثر اعمالِ ظاہر کا اثر پڑتا ہے باطن پر
نگاہوں کا وضو دل کی طہارت کی نشانی ہے



تقابلِ حقیقت ومجاز

اگر مجنوں کو شمس الدین تبریزی ملا ہوتا
تو کیوں مرتا وہ لیلیٰ پر وہ مولیٰ پر فدا ہوتا

اگر رانجھا کو مل جاتا کوئی خواجہ نظام الدیں
بجائے ہیر وہ ہیروں کے رب سے آشنا ہوتا

وہ شیریں پر نہیں ہاں خالقِ شیریں پہ دیتا جاں
اگر فرہاد کو بابا فرید الدیں ملا ہوتا

اگر پنّو کو ملتا کوئی مثلِ حاجیٔ امداد
تو سسّی کے بجائے عشق و مستی میں گھلا ہوتا

مہیوال آتا خدمت میں جو شاہِ بوالمعالی کی
تو سوہنی کا نہیں وہ سوہنے مولیٰ کا گدا ہوتا

خدا کے عاشقوں سے سیکھتا گر گریہ وزاری
نہیں کہہ سکتا میں، میرِ تقیِ میر کیا ہوتا

اگر اقبال کو بھی شیخ سعدی مل گئے ہوتے
یقیناً اُن کے رخساروں پہ سُنّت کا دیا ہوتا

جگر صاحب تھے خوش قسمت کہ پائی تھانوی نسبت
سخن، ورنہ جگر کا بھی فراز و فیض سا ہوتا

حفیظِ جونپوری کو ملا میخانۂ اشرف
وگرنہ رندِ بادہ نوش کیوں کر پارسا ہوتا

خدا کے عشق سے مغلوب ہو جاتا یقیناً وہ
اگر غالب بھی میرے شیخ کا عاشق بنا ہوتا

اگر عشرت جمیلِ میر کو ملتا نہ ایسا پیر
تو کیونکر ربّ کے قربِ خاص کا موتی عطا ہوتا

شمیم احمد جیولر خاک اُڑاتے دربدر پھرتے
نہ گر خلّاقِ زر کے دوستوں سے رابطہ ہوتا

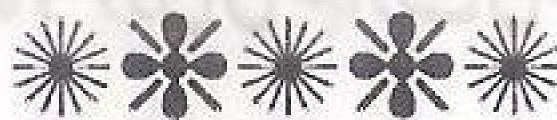
تو بنتے کس طرح فیروز میمن مومنِ کامل
نہ گر قطبِ زمانہ کا وصال ان کو ہوا ہوتا

ضیا رحمٰن امریکی کی ہوتی زندگی پھیکی
نہ وہ گر مرشدِ خوشتر کے در پر یوں پڑا ہوتا

وہ محمودِ مطہر گر نہ یاں لاہور سے آتے
تو پھر پنجاب کا فرضِ کفایہ کیوں ادا ہوتا

نہ ہوتے خالدِ اقبال، تائبِ دستِ مرشد میں
تو کیوں اس بُلبُلِ گلشن کا طوطی بولتا ہوتا

اثر حاصل نہ ہوتا پھر کبھی شاہین کو اقبال
نہ گر وہ خاکِ پائے حضرت اقدس بنا ہوتا



نہ حیلہ کام آئے گا نہ حُجت کام آئے گی
سرِ محشر تو مولا کی محبت کام آئے گی
وہاں پہ انتسابِ سلطنت بے فائدہ ہوگا
وہاں بس صاحبِ نسبت کی نسبت کام آئے گی

آثر صاحب کا دوسرا اور تیسرا شعری مجموعہ

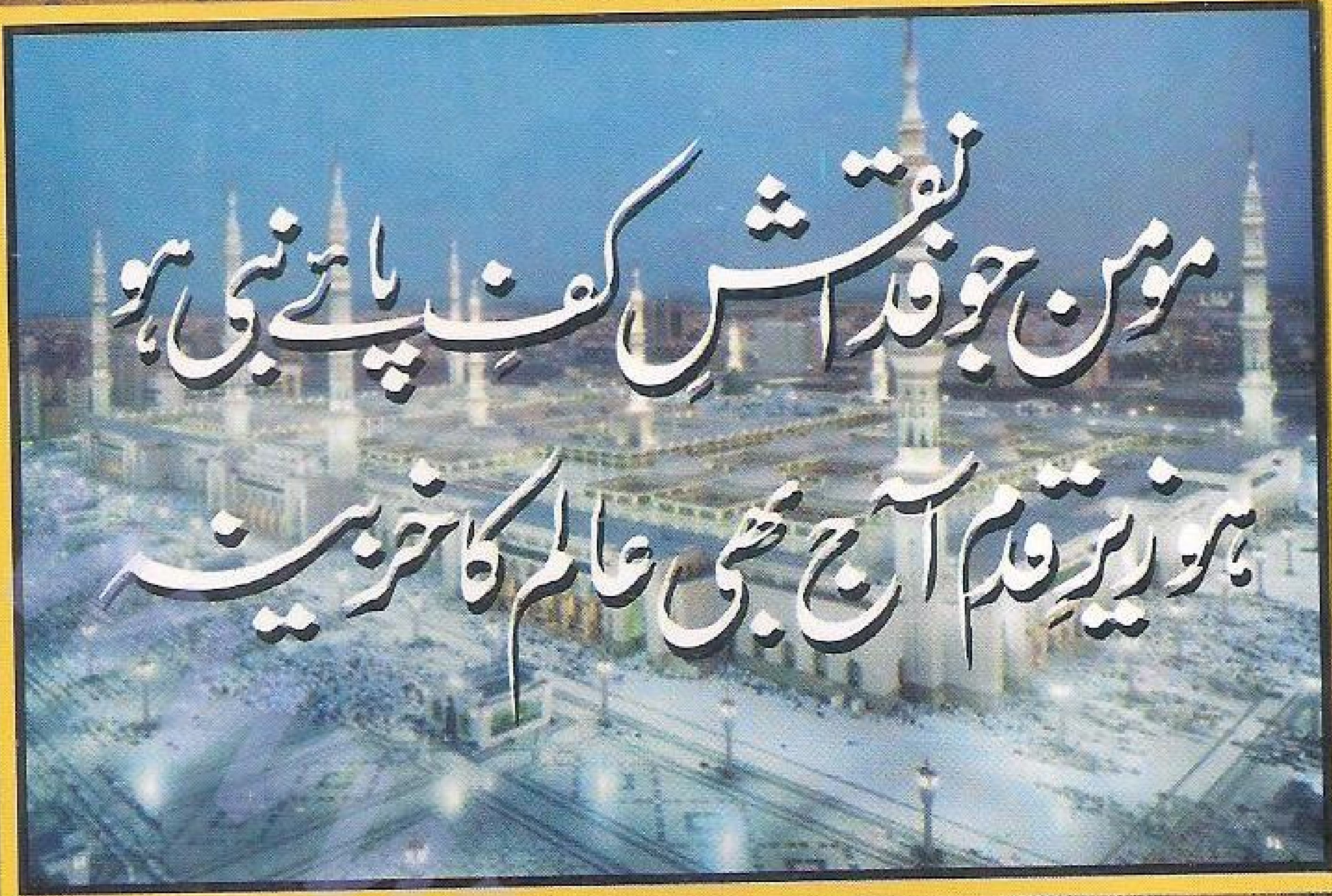
تُو عاشقِ رسول ﷺ ہے

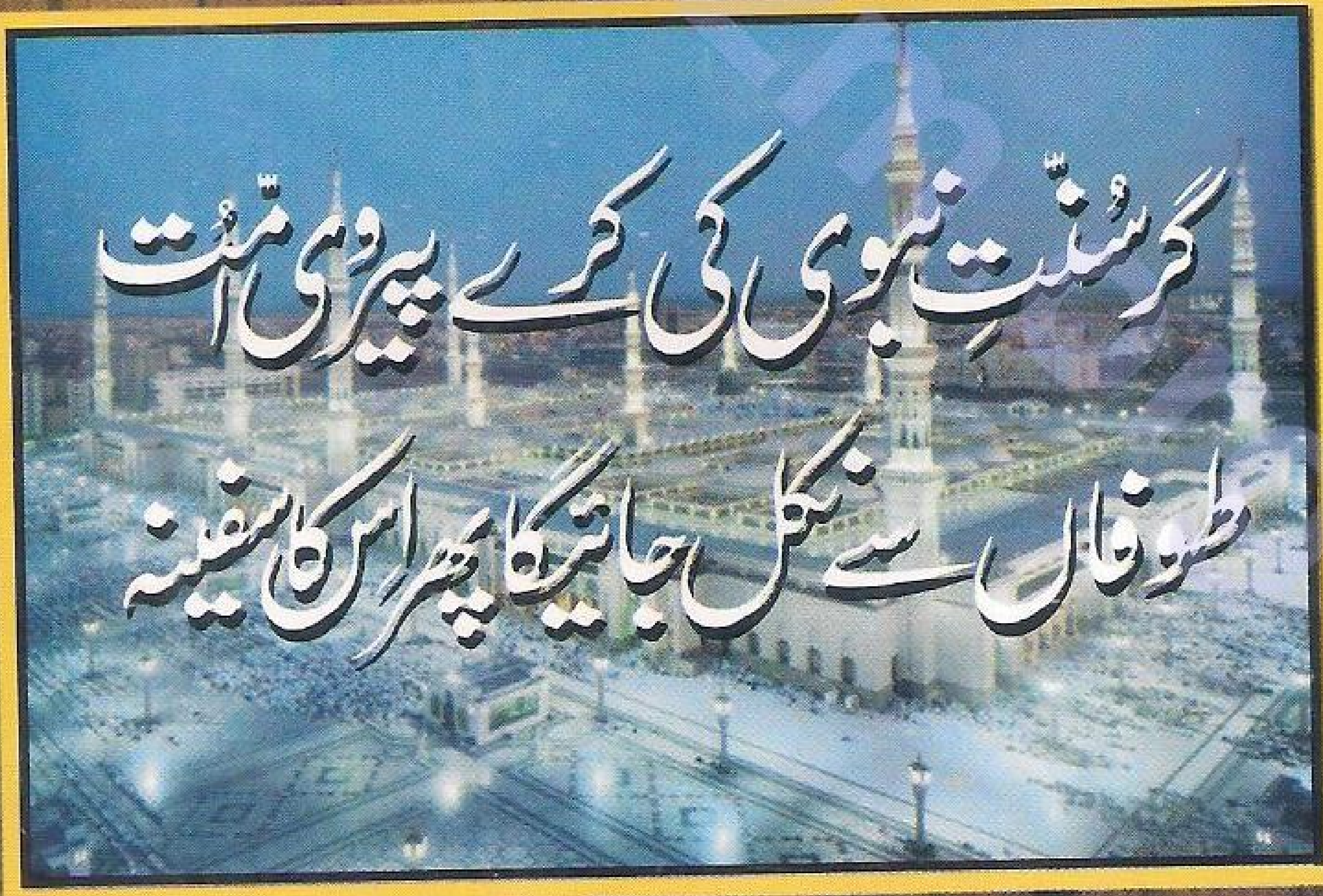
اور

اللہ میں سے ڈرتا ہوں

شاہین اقبال آثر صاحب کی اصلاحی مجالس کی ترتیب

اتوار	بعد نماز ظہر بمقام مسجد ابراہیمی، گول مارکیٹ، ایف سی ایریا
	بعد نماز مغرب بر مکان آصف صاحب B-140 نزد مدینہ مسجد سیکٹر B-11 نارتھ کراچی (خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہے)





عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم